Langat Singh College, Muzaffarpur

NAAC Grade—'A'
(A Constituent unit of B.R.A. Bihar University, Muzaffarpur)

H.O.D.
PG Deptt of Urdu

Email:
lscollegeprincipal@gmail.com

Ref. No.:..........

Date 04.05.2020

B. A (Part-I) Urdu Hons

Paper-II
Topic - Patras Bukharee

Dr Zarina Rahman
Associate Professor
Deptt of Urdu, L.S. College.
Muzaffarpur

Contact No - 9334940186

Contact day and time —

Mon, Wed – 11 AM to 1 P.M

Zarina Rahman
04.05.2020

ان کے مزاح میں طنز کی تلخی نہیں پائی جاتی اور نہ ہی ان کی
مزاح کے پیچھے کوئی مقصد پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ خالص
مزاح پیش کرتے ہیں اور واقعات کو محض دلچسپی
کی خاطر اس طرح بیان کرتے ہیں کہ سننے والا ہنستے
ہنستے لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے۔ پطرس کی زبان میں بڑی
بے ساختگی ہے۔ وہ ہلکے پھلکے اور پراثر الفاظ کے ذریعہ
مزاح کی پھلجھڑیاں چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ ان کی تلوار کا
وار کبھی ادھورا نہیں پڑتا۔ وہ مزاح آفرینی میں اپنے
ہم عصروں کے درمیان برابر کا ساتھ نظر آتے ہیں۔
"لاہور کا جغرافیہ"، "سویرے جو کل آنکھ میری کھلی"
اور "کتے" وغیرہ ان کے مشہور مزاحیہ مضامین ہیں۔
"کتے" میں تو انہوں نے معمولی واقعات میں مزاح
پیدا کرنے میں اپنی مہارت دکھائی ہے۔ آپ بے ساختہ
ان کی ذہانت کی داد دینی پڑتی ہے۔ کتوں
کا ایک جگہ جمع ہو کر بھونکنا اور راہگیروں کو
پریشان کرنا ایک عام بات ہے مگر اس عام
واقعہ کو جس مزاحیہ انداز میں انہوں نے
پیش کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ ان کے
مزاح میں سوقیانہ پن نہیں ہوتا۔ اگر ان کے

مواقع آتے بھی ہیں تو اُن کے لئے ادبی پیرایہ اختیار کر لیتے ہیں
ان کی مزاح نگاری ایک ایسی صاف شفاف نہر ہے جو اپنے
دامن میں نہ ہی تعفن اور سڑا ہوا پانی سمیٹے ہوئے ہے
جس میں نہ غلاظت گندگی اور ذرا آلائش بھی
پطرس کا ذوقِ مزاح نہایت بلند ہے۔ وہ
زمانے کے اس رنگ کے گروہ میں جو وسیع القلبی اور
روشن خیالی سے محروم ہو جاتا ہے۔ مختصراً ان کے مزاح میں
ایک محبت مدبرانہ کیفیت ہے۔ وہ ایسی سرزمین
کے نمائندہ ہیں جس کے باشندے علمی ادبی اور
ذہنی طور پر محبت مند ہونے کے باعث حریف کو
نیچا دکھانے کے لئے نہیں ہنستے بلکہ اسے گلے سے
لگا کر مسرت کے قہقہے لگاتے ہیں۔ پطرس کی
مزاح نگاری کی نہایت خصوصیت جس سے
زیادہ دلکش ہے کہ اس میں خلوص، توانائی اور
کشادہ دلی ہے۔ وہ نہ صرف اپنے ماحول اور اس کے
کرداروں سے بیدار رہتے ہیں بلکہ وہ خود پر ہنستے ہوئے
بھی کوئی تحقیر آمیز رویہ اختیار نہیں کرتے ہیں
"سفر کا مستقبل" میں انہوں نے معمولی واقعات کو
بڑے پُراثر انداز میں پیش کیا ہے۔ اسی دور میں ہر

مشفقی اپنی جگہ پر پریشان ہے لیکن پطرس کے اس مضمون کو پڑھنے
سے جاری کچھ دیر کے لیے ہی اپنی ساری پریشانیوں اور غموں کو
محو ہو کر اس مزاحیہ مضمون میں اپنے کو گم کر ڈالتا ہے
لیکن جہاں پطرس کے مضامین کچھ خوبیاں ہیں وہاں چند
خامیاں بھی بہت نمایاں ہیں

پطرس کے عنوانات بھی مزاح سے لبریز
ہوا کرتے ہیں جیسے "مریدپور کا پیر" "مرحوم کی یاد میں"
اس حقیقت کا زیادہ تر ثبوت ہے ہیں. لیکن یہ بات
سچ ہے کہ پطرس کے عنوانات کے حسن انتخاب میں بھی خوبی
بھی کمال کی ہے "مریدپور کا پیر" جتنا لطف مزاح پیدا کرتا ہے
اس سے زیادہ مطلب اور فہم فہمی کا علم ہوا ہے.
~~[illegible]~~ "مرحوم کی یاد میں" اس عنوان سے ایک
ایک سائیکل کا اشارہ ہے۔ سائیکل موٹر [illegible]
ہے لیکن اسکو مرحوم کی بجائے مرحوم کہنا ایک
بہت بڑی غلطی ہے۔ "مرحوم کی یاد میں" کی بجائے اگر
"مرحومہ کی یاد میں" عنوان ہوتا تو اس سے مزاح
و ظرافت کا پہلو زیادہ نمایاں ہو جاتا۔ اس کے
علاوہ پطرس نے اپنے مزاحیہ مضامین میں کوئی ایسا
کردار پیش نہیں کیا جو اپنی فطری ناہمواریوں

سے محفل کو زعفران زار بناتا ہے
پطرس کے مزاح کی ایک اہم خصوصیت
یہ ہے کہ وہ ہنسی مزاح سے زندگی کے مختلف پہلوؤں کی نقاب
کشائی کرتے وقت ایک ہمدردانہ انداز کا مظاہرہ کرتا
دراصل پطرس کی مزاح نگاری ان کی شخصیت کا آئینہ
ہے۔ اگر ہم ان کے مضامین کا مطالعہ کریں تو ان کے مختلف
کا کردار بھی نامطمئن، مبہم، ادھورے بے سہارے انسان
کا کردار نظر نہیں آتا بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے
ہم مطالعہ کے لئے ایک محبت میں باذوق اور ہمدرد
دانشوران کی صحبت میں بیٹھے ہوں۔ پطرس کا رد عمل
ایک محبت میں انسان کا ردعمل ہے۔ وہ ایک
کشادہ دل کے ساتھ آگے آتے ہیں اور جہاں
سے گزرتے ہیں مسرت و شادمانی بکھیرتے جاتے ہیں
یہی پطرس کی خصوصیت ہے۔ اور یہی بات انہیں
مزاح نگاروں میں ایک ممتاز مقام عطا کرتی ہے

پطرس بخاری کا فن

بیسویں صدی کی طنز نگاری و مزاح نویسی کے نمونوں میں پطرس بخاری منفرد و ممتاز مرتبہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے اردو ادب میں مزاحیہ ادب کے نمونے زیادہ پیش نہیں کئے لیکن اسکے باوجود وہ مزاح نگاروں کی پہلی صف میں کھڑے ہیں۔ محض اپنے چند مضامین کے ذریعے جو ناموری انہوں نے حاصل کی ہے وہ دوسروں کے لئے قابل رشک ہے۔

یوں تو اردو میں فرحت اللہ بیگ، رشید احمد صدیقی، عظیم بیگ چغتائی، شوکت تھانوی اور کرشن چندر وغیرہ نے بھی مزاحیہ مضامین لکھے ہیں لیکن پطرس کے طرز نگارش کی ادا لہجہ اور ہی ہے۔ انہوں نے روایتی انداز سے ہٹ کر خالص ظرافت کا معیار قائم کیا ہے۔ نہ الفاظ کی بازی گری سے مزاح پیدا کرتے ہیں نہ ان کا کام جملوں کی ساخت کو مضحکہ خیز بنانا ہے اور نہ ان کا فن زبان و الفاظ کے دائرے میں محدود ہے۔ لیکن انہیں حفظ الفاظ کا جادوگر بھی کہا جاسکتا ہے۔ وہ اپنے ظریفانہ مضامین میں واقعات کی ترتیب و تنظیم سے مزاح کی چلبلاہٹ پیدا کرتے ہیں۔